فضائل شب قدر

مرتب

شبیر احمد راج محلی

ناشر

الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی راج محل

ماہ مئی ۲۰۲۱ء   ماہ رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریر برائے

فضائل شب قدر

مرتب
مولانا شبیر احمد راج محلی

ناشر
الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی۔ راج محل، صاحب گنج، جھارکھنڈ، پن ۸۱۶۱۰۸
رابطہ نمبر۔7766993992,9122086210,9631288841

برادرانِ اسلام! سامعین ذی احتشام! قابلِ قدر بزرگو! دوستو! عزیزو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدُ لك یا اللہ والصلاۃ والسلام علیك یا حبیبي یا رسول اللہ ﷺ

اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ، سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورۃ القدر ۱، پارہ ۳۰)

صدق اللہ العظیم وبلغنا رسولہ النبی الکریم

آیئے سب سے پہلے معمولاتِ اہل سنت و جماعت کے مطابق، بارگاہ رسول اکرم، نور مجسم، ﷺ میں، عقیدت ومحبت کے ساتھ، ہدیۂ درودِ پاک، بآواز بلند پیش فرمائیں:

اللھم صل علی سیدنا مولانا محمد و علی آل سیدنا مولانا محمد ﷺ

حضرات! خطبۂ مسنونہ کے بعد میں نے سورۃ القدر کی تلاوت کا شرف حاصل کیا، پہلے اس کا ترجمہ سماعت کرلیں!

اللہ تعالیٰ شب قدر کی شان وعظمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ، سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورۃ القدر ۱، پارہ ۳۰)

ترجمہ: بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا، اور آپ کیا سمجھے کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لیے نازل ہوتے ہیں، یہ رات طلوع فجر تک سلامتی ہے۔ (تبیان القرآن)

حضرات! اس سورت سے شب قدر کی عظمت وفضیلت ظاہر وباہر ہے۔ یعنی: شب قدر وہ رات ہے جس میں قرآن پاک کا نزول ہوا، اور شب قدر اتنی عظیم رات ہے جو ایک رات نہیں، دس رات نہیں، ایک مہینہ نہیں، دو مہینہ نہیں، دس مہینہ نہیں، سو مہینہ نہیں، بلکہ ہزار مہینوں سے افضل ہے، اور شب قدر وہ مبارک رات ہے جس رات میں زمین پر فرشتوں کی ایک عظیم جماعت حضرت جبریل علیہ السلام کی سربراہی میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اترتی ہے، اور شب قدر وہ رات ہے جس رات کا ایک لمحہ نہیں، ایک حصہ نہیں، دو حصہ نہیں، بلکہ اس رات کا ہر لمحہ، ہر حصہ، مبارک ہے، عظیم ہے، خیر وبرکت والا ہے، امن وسلامتی کا باعث ہے، رحمت ومغفرت کا ذریعہ ہے۔

حضرات! اب یہاں ایک بات کی وضاحت کرتا ہوں غور سے سنیں! سورۃ القدر سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو رمضان المبارک کی شب قدر کو نازل کیا ہے، اسی طرح ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵، پارہ ۲) رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کو نازل کیا گیا۔

توسورۃ القدر اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں شب قدر کو نازل ہوا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم تو سنتے اور پڑھتے آئیں ہیں کہ پورا قرآن پاک تئیس سال کی مدت میں تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہوا ہے اور یہاں کہا جارہا ہے کہ قرآن مجید رمضان کے مہینہ میں شب قدر کو نازل ہوا ہے تو یہ کیا معاملہ ہے؟ تو بتاتا چلوں کہ ایک بار میں پورا قرآن مجید ماہ رمضان المبارک کی لیلۃ القدر کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف بیت العزۃ میں نازل کیا گیا، پھر وہاں سے حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کو تھوڑا تھوڑا کر کے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اللہ کے حکم سے لاتے رہے اور اس طرح پورا قرآن پاک تئیس سال میں نبی کریم ﷺ پر نازل ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ رمضان المبارک وہ عظمت وفضیلت والا مہینہ ہے جس کی شب قدر کو پورا قرآن پاک لوح محفوظ سے بیت العزت میں نازل کیا گیا۔

شب قدر کہنے کی وجہ؟

اب سمجھنا یہ ہے کہ اس رات کو شب قدر کیوں کہتے ہیں؟ تو یادرکھیں! اس رات کو شب قدر کہنے کی کئی وجوہات ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں کہ اس رات کو شب قدر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس رات میں وہ شخص جس کی کوئی قدر و منزلت نہ ہو، ایسا شخص بھی جب اس رات کو عبادت کرتا ہے تو وہ بھی قدر و عظمت والا ہو جاتا ہے، اس رات میں بہت قدر و منزلت والی کتاب قرآن پاک، بہت عظیم الشان رسول پر، بہت عظمت والی امت کے لیے نازل کی گئی ہے، اس رات میں بہت قدر و منزلت والے فرشتے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ بہت خیر اور برکت اور مغفرت نازل فرماتا ہے، اس رات میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کے لیے رحمت کو مقدر کر دیا ہے، اس وجہ سے اس رات کو شب قدر کہتے ہیں۔

(ماخوذ از تبیان القرآن، سورۃ القدر کی تفسیر از علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ)

شب قدر کیوں عطا ہوئی؟

حضرات! اب ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ عظیم الشان رات اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی امت کو کیوں عطا کی؟ تو یہاں پہلی بات تو یہ یادرکھیں کہ لیلۃ القدر جیسی عظیم رات اللہ تعالیٰ نے صرف نبی کریم ﷺ کی امت کو عطا فرمائی ہے اور نبی کریم ﷺ کی امت سے قبل کسی امت کو اتنی عظیم رات عطا نہ ہوئی، چناں چہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو لیلۃ القدر عطا کی ہے اور اس سے پہلی امتوں کو عطا نہیں کی۔

(الدر المنثور ج ۸ ص ۵۲۲ دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۴۱۵ھ)۔

اب سماعت کرتے چلیں کہ نبی کریم ﷺ کی امت کو لیلۃ القدر کیوں عطا ہوئی؟ تو روایت میں آتا ہے حضرت امام مالک علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے معتمد اہل علم سے سنا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سابقہ امتوں کی عمریں دکھائی گئیں تو نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ سابقہ امتوں کی عمریں تو بہت زیادہ ہیں لیکن نبی کریم ﷺ کی جو امت قیامت تک ہونے والی ہیں ان کی عمریں تو بہت کم ہیں تو نبی کریم ﷺ سوچنے لگے کہ میری امت کی عمریں تو بہت کم ہیں اس وجہ سے میری امت سابقہ امتوں کی طرح زیادہ نیک عمل نہیں کر سکے گی تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو لیلۃ القدر عطا کی، جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(موطاء امام مالک، کتابُ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ، ج ۳ ص ۴۶۲، حدیث نمبر ۱۱۴۵)۔

اسی طرح مفسر قرآن حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا" صحابۂ کرام کے درمیان" ذکر کیا، جو کہ اللہ کی راہ میں ایک ہزار سال تک ہتھیار پہنے رہا، یعنی: ایک ہزار سال تک اللہ کی رضا کے لیے اللہ کی راہ میں اللہ کا وہ بندہ جہاد کرتا رہا۔ صحابۂ کرام کو اس پر بہت تعجب ہوا (یعنی: صحابہ کرام سوچنے لگے کہ ہماری عمر نہ تو اتنی لمبی ہے نہ ہم اتنی عبادت کر پائیں گے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات: "اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ، وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ، لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ" نازل فرمائی۔

(تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث: 19424 تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص 593، بحوالہ تبیان القرآن، سورۃ القدر کی تفسیر، از علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ)

اور ایک روایت یہ ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صحابۂ کرام کے سامنے ذکر کیا کہ بنی اسرائیل کے چار شخصوں نے اسّی ۸۰ رسال تک اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ پلک جھپکنے کی مقدار بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی، پھر نبی کریم ﷺ نے ان کے نام بتائے، حضرت ایوب، حضرت زکریا، حضرت حزقیل بن العجوز اور حضرت یوشع بن نون علیہم السلام، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو تعجب ہوا، (کہ ہم لوگ تو ایسی عبادت نہیں کر پائیں گے) تب نبی کریم ﷺ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اے محمد ﷺ! آپ کی امت کو اس پر تعجب ہے کہ ان لوگوں نے اسّی سال عبادت کی اور پلک جھپکنے کی مقدار بھی نافرمانی نہیں کی، تو آپ کی امت کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر چیز نازل کی ہے، پھر آپ کے سامنے سورۃ القدر کی آیات تلاوت کیں اور کہا: یہ اس سے افضل ہے جس پر آپ کو اور آپ کی امت کو تعجب ہوا، پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب خوش ہو گئے۔

(تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم الحدیث: 19426 تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص 593 سورۃ القدر کی تفسیر، بحوالہ تفسیر تبیان القرآن سورۃ القدر کی تفسیر از علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ)

معلوم ہوا کہ شب قدر جیسی عظیم رات اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کی امت کو اس وجہ سے عطا کی تاکہ رسول کریم ﷺ کی امت کم عمر ہونے کے باوجود لیلۃ القدر میں عبادت کر کے لمبی عمر کا ثواب کما سکے۔

شب قدر کون سی رات ہے؟

حضرات! جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں رات کو شب قدر مانا اور منایا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ستائیسویں کی رات بہت سے لوگ جاگ کر عبادات میں گزارتے ہیں تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا شب قدر رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہے؟ تو یاد رکھیں کہ اگرچہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی اکیسویں، تیئسویں، پچیسویں، ستائیسویں، یا انتیسویں میں سے کون سی رات ہے کیوں کہ اس رات کی تعیین کو اللہ تعالیٰ نے مخفی کر دیا ہے اور اس رات کی تعیین کو پوشیدہ رکھنے کی کئی حکمتیں ہیں، اب وہ حکمتیں کیا ہیں اس کو سمجھنے سے پہلے ایک حدیث پاک سماعت کرتے چلیں! چناں چہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لیے باہر تشریف لائے، اتنے میں اچانک اس وقت دو مسلمان آپس میں لڑ پڑے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لیے آیا تھا، پس فلاں اور فلاں آپس میں لڑ پڑے تو لیلۃ القدر کی تعیین اٹھالی گئی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور ہو سکتا ہے کہ یہ لیلۃ القدر کی تعیین کا اٹھالینا تمہارے لیے بہتر ہے، پس تم اس لیلۃ القدر کو رمضان کی انتیسویں شب، ستائیسویں شب اور پچیسویں شب میں تلاش کرو۔

(صحیح البخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر۔ بَابُ رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَيْلَةِ القَدْرِ لِتَلَاحِي النَّاسِ، ج ۳ ص ۴۷، ۲۰۲۳،)۔

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر کون سی رات ہے اس کی تعیین کا علم چھپا دیا گیا یعنی: اللہ کی مرضی یہی تھی کہ سارے بندوں کو معلوم نہ ہو کہ شب قدر رمضان المبارک کی کون سی رات ہے، لیکن اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمیشہ کے لیے شب قدر کی تعیین بھول گئے؟ تو یاد رکھیں شارحین حدیث نے فرمایا ہے کہ صرف اسی سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیلۃ القدر کی تعیین کا علم اٹھا لیا گیا تھا اور دوسرے سال آپ کو پھر اس کا علم عطا کر دیا گیا۔

(فتح الباری ج ٤ ص 778، عمدۃ القاری ج ۱۱ ص 197 فیض الباری ج ۳ ص 183، بحوالہ تبیان القرآن)۔

چناں چہ اس حدیث کی تشریح میں علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اس سال شب قدر کی تعیین کے علم کو اٹھانے کی حکمت یہ تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لیلۃ القدر کی تعیین کو مخفی رکھنے کا عذر ہو جائے کیوں کہ اگر آپ کو علم ہوتا اور آپ نہ بتاتے تو یہ آپ کی رحمت کے خلاف تھا اور اگر بتا دیتے تو یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف تھا کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ لیلۃ القدر کی تعیین کو مخفی رکھا جائے تا کہ اللہ کے بندے لیلۃ القدر کی تلاش میں رمضان کے آخری عشرہ کی ہر طاق رات جاگ کر عبادت میں گزاریں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا عبادت میں جاگنا پسند ہے۔

(تبیان القرآن سورۃ القدر آیت ۱ کی تفسیر کے تحت،)

شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمتیں

حضرات! یہاں سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو پوشیدہ رکھا ہے، مثلاً ولی کو مخفی رکھا ہے تا کہ لوگ ہر شخص کے متعلق یہ گمان کریں کہ ممکن ہے یہی اللہ کا ولی ہو، اس کی تعظیم اور تکریم کریں، جمعہ کی جس ساعت میں دعا قبول ہوتی ہے، اس کو مخفی رکھا تا کہ مسلمان جمعہ کی ہر ساعت میں دعا کرتے رہیں کہ ممکن ہے یہی قبولیت کی ساعت ہو، موت کے وقت کو مخفی رکھا تا کہ انسان ہر وقت نیک کاموں میں مشغول رہے اور برے کاموں سے بچتے رہے تا کہ اس کو موت آئے تو نیک کام کرتے ہوئے آئے نہ کہ خدانخواستہ برے کام کرتے ہوئے اس کو موت آئے، قیامت کے وقت کو بھی مخفی رکھا، تا کہ ہر لمحہ لوگ ڈرتے رہیں کہ کہیں اسی وقت قیامت نہ آجائے، اللہ تعالیٰ کس عبادت سے راضی ہوتا ہے، اس کو مخفی رکھا تا کہ بندہ تمام عبادات میں کوشش کرے، اللہ تعالیٰ کس گناہ سے ناراض ہوتا ہے، اس گناہ کو مخفی رکھا تا کہ بندہ ہر گناہ سے باز رہے، قبولیت توبہ کو مخفی رکھا تا کہ بندے مسلسل توبہ کرتے رہیں۔ تو اسی طرح اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کو بھی مخفی رکھا تا کہ کوئی عادی مجرم اس رات کو بھی گناہوں میں گزار دے تو اس کے نامہ اعمال میں یہ نہ لکھا جائے کہ اس نے اس عظیم رات کی دانستہ بے توقیری کی ہے، اور لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ لوگ رمضان کی ہر رات کو جاگ کر عبادت و ریاضت اور ذکر و دعا میں گزاریں۔

اسی طرح شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمت پر کلام کرتے ہوئے امام فخر الدین رازی تحریر فرماتے ہیں کہ: اگر اللہ تعالیٰ اس رات کو معین کر کے بتا دیتا تو نیک لوگ تو اس رات میں جاگ کر عبادت کر کے ہزار ماہ کی عبادتوں کا اجر حاصل کر لیتے ہیں اور عادی گنہگار اگر شامت نفس اور اپنی عادت سے مجبور ہو کر اس رات بھی کوئی گناہ کر لیتا تو وہ ہزار ماہ کے گناہوں کی سزا کا مستحق ہوتا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس رات کو مخفی رکھا تا کہ اگر کوئی عادی گنہگار اس رات میں بھی کوئی گناہ کر بیٹھے تو لیلۃ القدر سے لاعلمی کی بنا پر اس کے ذمہ لیلۃ القدر کی احترام شکنی اور ہزار ماہ کے گناہ لازم نہ آئے۔

حضرات ذرا غور کریں! اللہ تعالیٰ اپنے گناہ گار بندوں سے بھی کتنی محبت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پسند کیا کہ نیکوکار بندے لیلۃ القدر کی جستجو میں رمضان کی متعدد راتیں جاگ کر تلاش کریں، اور یہ بھی گوارا کیا کہ اس کی تلاش میں نیک بندے لیلۃ القدر سے چوک جائے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ گوارا نہیں ہے کہ لیلۃ القدر بتلا دینے سے کوئی گنہگار بندہ اپنے گناہ کی ہزار گنا زیادہ سزا پائے، اللہ! اللہ! وہ اپنے بندوں کا کتنا خیال رکھتا ہے، قربان جائیں رب کی رحمت پر۔

اسی طرح لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جب لیلۃ القدر کا علم نہیں ہوگا اور بندے رمضان کی ہر رات کو لیلۃ القدر کے گمان میں جاگ کر گزاریں گے اور رمضان کی ہر رات میں عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: اسی ابن آدم کے متعلق تم نے کہا تھا کہ یہ زمین کو خونریزی اور گناہوں سے بھر دے گا، ابھی تو اس کو لیلۃ القدر کا قطعی علم نہیں ہے، پھر بھی عبادت میں اس قدر کوشش کر رہا ہے اگر اسے لیلۃ القدر کا علم قطعی ہوتا کہ کون سی رات ہے، پھر اس کی عبادتوں کا کیا عالم ہوتا!

(ماخوذ از تفسیر کبیر، القدر، تحت الایۃ: ۱، ۱۱ / ۲۲۹-۲۳۰، بحوالہ تبیان القرآن سورۃ القدر آیت ۱ کی تفسیر کے تحت، تفسیر صراط الجنان، سورۃ القدر آیت ۱ کی تفسیر کے تحت،

لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے

اگرچہ شب قدر کی تعیین کا علم یقینی نہیں لیکن بعض روایات ایسی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں شب ہے۔ چناں چہ حضرت زر بن جیش بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالمنذر! ہمیں لیلۃ القدر کے متعلق بتائیے کیوں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص پورا سال قیام کرے گا، وہ لیلۃ القدر کو پالے گا، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے، ان کو خوب معلوم ہے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے، لیکن انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ وہ تم کو اس کی تعیین بتائیں اور تم اس پر تکیہ کرلو، اور اس ذات کی قسم جس نے قرآن کو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا ہے، لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب ہے، حضرت زر بن جیش کہتے ہیں کہ ہم نے پوچھا: اے ابوالمنذر! آپ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ انہوں نے کہا: اس علامت سے جس کی ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی ہے، ہم نے اس کو یاد رکھا اور اس کا شمار کیا، ہم نے پوچھا: وہ کیا علامت ہے؟ انہوں نے کہا: اس کی صبح کو سورج بغیر شعاؤں کے طلوع ہوتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ إِتْبَاعًا لِرَمَضَانَ، ج ۲ ص ۸۲۸، رقم حدیث ۲۲، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۲۱۰۱ صحیح ابن حبان، کتاب الصوم۔ باب الاعتکاف ولیلۃ القدر، ج ۸، ص ۴۴۵، حدیث نمبر ۳۶۸۹، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: 1378 سنن ترمذی شریف، کتاب الصیام، بَابُ مَاجَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، ج ۲، ص ۱۵۲، حدیث ۷۹۳، سنن بیہقی ج ۴ ص 312)۔

تو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب لیلۃ القدر ہے اسی طرح حضرت امام احمد بن حنبل اور جمہور علما کا یہ نظریہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ اور بعض شوافع سے بھی یہی روایت ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان شاء اللہ کہے بغیر قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ یہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عدد طاق ہے اور طاق اعداد میں سات کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں اور سات آسمان بنائے، سات اعضا پر سجدہ مشروع کیا، طواف کے ساتھ پھیرے مقرر کئے اور ہفتہ کے ساتھ دن بنائے اور جب یہ ثابت ہوگیا کہ سات کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے تو پھر یہ رات رمضان کے آخری عشرے کی ساتویں رات ہونی چاہیے۔

علامہ حافظ ابن حجر اور امام رازی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ استدلال بھی نقل کیا ہے کہ لیلۃ القدر کے حروف نو ہیں اور یہ لفظ

قرآن مجید میں تین بار ذکر کیا گیا ہے، جن کا حاصل ضرب ستائیس ہے، اس لیے یہ رات ستائیسویں ہونی چاہیے۔
امام رازی نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ قرآن مجید کی اس سورۃ مبارکہ میں "هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ" (القدر: ٥) میں "ھی" ضمیر لیلۃ القدر کی طرف لوٹ رہی ہے اور یہ اس سورت کا ستائیسواں کلمہ ہے، اس اشارے سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کی ستائیسویں شب ہے۔
(بحوالہ تفسیر تبیان القرآن سورۃ القدر کی تفسیر از علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمہ)

شب قدر کے فضائل

احادیث میں اس شب کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں اتنی فضیلت کہ اس رات کی عبادت کرنے سے انسان کے تمام گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں، چناں چہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: »مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ« جس شخص نے شب قدر میں ایمان کے ساتھ اجر وثواب کی نیت سے قیام کیا، اس کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔
(بخاری، کتاب الایمان، باب قیام لیلۃ القدر من الایمان، ج۱ ص۱٦ حدیث نمبر: ۳۵)

معلوم ہوا کہ لیلۃ القدر کی اصل عبادت قیام نماز ہے، اس لیے اس رات میں ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھیں اور کثرت سے توبہ واستغفار کریں، اور کمال خضوع وخشوع اور سوز گداز سے نماز پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں ہم اپنی کوتاہیوں، تقصیروں اور گناہوں کو یاد کر کے روئیں اور گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور بار بار استغفار کرتے رہیں۔
کیوں کہ یہ رات اتنی فضیلت وعظمت والی ہے کہ اس رات کو ہزار مہینوں سے بھی زیادہ عظمت وفضیلت حاصل ہے تو ظاہر ہے جب اس رات کو اتنی فضیلت وعظمت حاصل ہے تو اس رات کی عبادت کی عظمت وفضیلت کا عالم کیا ہوگا! چناں چہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمایا: »إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ« بے شک تمہارے پاس یہ" رمضان کا" مہینہ آیا ہے اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا وہ تمام نیکیوں سے محروم رہا اور محروم وہی رہے گا جس کی قسمت میں محرومی ہے۔
(ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی فضل شہر رمضان، ج۱ ص ٥٢٦، حدیث نمبر ١٦٤٤)

حضرات! ذرا وہ لوگ اپنا محاسبہ کریں جو اس مبارک رات میں بھی دکانوں میں اڈا بازی کرتے ہیں اور پوری رات ادھر اُدھر کی باتوں میں گزار دیتے ہیں، ایسے لوگ سوچیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم شب قدر کی عظمت وبرکت سے محروم کر دئے گئے ہیں، جب کہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہم سارے لوگ اس رات کو دکانوں میں گزارنے کے بجائے پوری رات مسجد یا اپنے اپنے گھروں میں نوافل کی کثرت، قرآن کی تلاوت، توبہ و اسغفار میں گزارتے۔ میرے بھائیوں سنو! اس رات کو کیسے گزارنا چاہیے اس سلسلے میں ایک حدیث پاک سنتے چلیں!
چناں چہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ: قُولِي: اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي. میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ لیلۃ القدر کون سی رات ہے تو اس رات میں، میں کیا دعا کروں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا کرو اللَّهُمَّ إِنَّكَ عُفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي. "اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔
(ترمذی، الدعوات، باب نمبر ٨٥، ج ٥ ص ٤١٦، حدیث نمبر ٣٥١٣)

اسی طرح ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: »لَوْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِي فِيهَا أَسْأَلُ اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ« "اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں اس رات میں یہ دعا بکثرت مانگوں گی "اے اللہ میں تجھ سے مغفرت اور عافیت کا سوال کرتی ہوں۔
(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء باب الدُّعَاءِ بِالْعَافِيَةِ ج٦ ص ٢٤، حدیث نمبر ٢٩١٨٩)

شب قدر کے نوافل اور طریقے

حضرات! یاد رکھیں کہ شب قدر میں نوافل ادا کرنے کا کوئی خاص طریقہ احادیث میں منقول نہیں ہے لیکن ہاں اگر آپ نے شب قدر میں مغرب اور عشاء کی نماز ہی جماعت سے پڑھ لی تو لیلۃ القدر کی فضیلت وعظمت سے آپ نے حصہ پا لیا چناں چہ روایت میں آیا: عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: »مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَدْ أَخَذَ نَصِيبَهُ مِنْهَا« حضرت" سعید" ابن المسیب نے فرمایا: جس شخص نے لیلۃ القدر میں مغرب اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، اس نے لیلۃ القدر سے اپنا حصہ پالیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلاۃ، فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَأَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ؟ ۲، ص ۲۵۲، حدیث نمبر ۸۶۹٤)۔

لیکن ہاں بعض صالحین نے شب قدر کی عبادت کے مخصوص طریقے بیان کیے ہیں۔ چناں چہ علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بعض صالحین لیلۃ القدر میں لیلۃ القدر کے قیام کی نیت سے دس رکعتیں دو دو کر کے پڑھتے تھے۔ اور بعض اکابر سے یہ بھی منقول ہے کہ جس شخص نے" رمضان کی" ہر رات لیلۃ القدر کی نیت سے دس آیات تلاوت کیں، وہ لیلۃ القدر کی برکات سے محروم نہیں ہوگا۔ اور امام ابو اللیث نے بیان کیا ہے کہ لیلۃ القدر کی کم از کم نماز دو رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ ہزار رکعات ہیں اور متوسط سو رکعات ہیں اور ہر رکعت میں متوسط قراءت یہ ہے کہ سورۃ الفاتحہ کے بعد سو مرتبہ" انا انزلنہ فی لیلۃ القدر' کی سورت پڑھے، اس کے بعد تین بار" قل ھو اللہ احد" کی سورت پڑھے پھر دو رکعات کے بعد سلام پھیر دے اور درود شریف پڑھ کر دوسری دو رکعت کے لیے اٹھے، اس طرح جتنے نفل چاہے پڑھے،

(روح البیان ج۱۰ ص ۴۸۳ تفسیر سورۃ القدر)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو شب قدر کی برکتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین یارب العالمین

وماعلینا الا البلاغ المبین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طالب دعا

شبیر احمد راج محلی

رکن۔ الفلاح سوشل ویلفیئر سوسائٹی۔ راج محل

نوٹ

آپ حضرات سے گزارش ہے کہ لکھنے میں یا ٹائپنگ میں کہیں غلطی نظر آئے تو ہمیں مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں اور پیغام جمعہ کو دوسروں تک پہنچائیں۔